یا اللہ جل جلالہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قادیانی فتنہ
معاشرے کا ناسور

مصنف

میجر (ر) امیر افضل خان

فدایانِ ختمِ نبوت پاکستان



قادیانی فتنہ کوئی عام قسم کا معمولی فتنہ نہیں۔۔ ہماری چودہ سو سالوں کی زندگی کا یہ سب سے بڑا فتنہ ہے۔ غلام کذاب کے شجرہ خبیثہ کو اس خطہ میں پیوند کر کے اس کی آبیاری کرنا اسلام دشمن طاقتوں اور خاص کر انگریزوں کا اسلام کے خلاف بہت بڑا حملہ اور جارحیت ہے۔ لیکن ہم نے اس پوری سازش اور ان کے ہتھکنڈوں کو سمجھنے میں کچھ اچھی اہلیت کا مظاہرہ نہیں کیا۔ یہ سازش اندر ہی اندر چل رہی ہے اور اسلام دشمن طاقتیں اپنے مقاصد حاصل کر رہی ہیں۔ قادیانی اور ان کے ایجنٹ ہمارے اندر گھسے ہوئے ہیں اور ہم جانے انجانے میں ان کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔

قارئین! معاملات بہت وسیع وضاحت چاہتے ہیں۔ کاش! میں کھل کر ان سازشوں کو طشت از بام کرتا۔ مثال کے طور پر مرزا غلام کذاب کی تحریک ایک تاریخی حادثہ ہے کہ غیر اس مردود سے نبوت کا دعویٰ کراتے رہے۔ یہ سب کچھ ہماری غلامی کے زمانے میں ہوا کہ ہم بے بس تھے۔ آج اگر کوئی آدمی ایسے دعوے کرے تو اس مردود کو ہم پھانسی چڑھا دیں گے۔

چنانچہ 14 اگست 1947ء کو یہ اعلان ضروری تھا کہ یہ ملک مسلمانوں کا ملک ہے۔ جو آدمی مرزا غلام کذاب کو نبی یا رہنما تسلیم کرتا ہے وہ مرتدوں کے زمرہ میں آتا ہے۔ ایسا آدمی توبہ کرے وگرنہ اسے ملک بدر کیا جائے۔ اس کے باوجود اگر وہ پاکستان میں رہتا ہے تو اس کے لیے مرتد کی سزا ہے۔

لیکن ہوا یہ کہ 1947ء میں جھوٹے نبی کے جانشین اور اس کے پیروکاروں کو مظلوم قرار دے کر تین سو (۳۰۰) ٹرکوں میں حفاظتی دستوں کے ساتھ پہلے قادیان سے لا کر لاہور میں جھوٹے نبی کا مرکز بنا دیا اور قائداعظم کی وفات کے چار دن بعد موجودہ چناب نگر (ربوہ) کو اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کے اسماء مبارکہ پر بنائے ملک میں آکر براجمان کر دیا۔

قارئین! 1953ء کی اینٹی قادیانی تحریک کے وقت بھی ہم سازشی عناصر کے ہاتھوں میں کھیلے کہ ہزاروں نہتے مسلمانوں کو شہید کرانے کے باوجود ہم نے کچھ بھی حاصل نہ کیا۔ یہ سب سازش کی کڑیاں تھیں کہ

اس کے بعد ہم اتنے ڈر گئے کہ 1973ء تک پورے 20 سال ہم نے قادیانیوں کے خلاف ’’چوں‘‘ بھی نہ کی۔ چھپے قادیانی جج (جسٹس) منیر نے اسلام کی ایسی تیسی کر دی۔ مودودی کو پھانسی کی سزا دینا ایک ’’ڈرامہ‘‘ تھا کہ بعد میں اس ’’گستاخِ رسول‘‘ مودودی کو منیر انکوائری نے ’’مفکر اسلام‘‘ بنا دیا۔

قارئین! 1973ء کا ’’حادثہ‘‘ بھی اس سازش کی ایک کڑی ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دے کر ہم نے کچھ حاصل نہ کیا بلکہ قادیانیوں کو ایک ’’گروہ‘‘ یا ’’فرقہ‘‘ یا ’’قوم‘‘ تسلیم کر لیا۔ قارئین! قادیانیوں کا کوئی مذہب یا دین نہیں۔ وہ تو کہتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور ان کا دین اسلام ہے۔ اگر ہم انہیں گروہ یا فرقہ تسلیم کریں تو ان کے عقائد کو بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ ان کا کچھ تو ’’عقیدہ‘‘ ہے۔ پھر ہم کیا ہیں کہ ہمیں تو قادیانی کافر گردانتے ہیں؟

افسوس! ہمارے علماء اور دانشوروں نے قادیانی فتنہ کو پوری طرح سے سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ قادیانی تو چور اور ڈاکو ہیں، ان کا کوئی دین ایمان نہیں۔ 1948ء میں ظفر اللہ قادیانی نے قائداعظم کے جنازہ میں شرکت نہ کی۔ آج کل قادیانی ہمارے جنازوں یا مسجدوں میں آنے کی پوری کوشش کرتے ہیں کیونکہ اپنے عقائد کو وہ وقت کے ساتھ تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ مردود غلام کذاب قادیانی کے علاوہ اس کا ہر خلیفہ یا جانشین قادیانیوں کے نزدیک ’’حاضر امام‘‘ ہے اور فرشتوں کے ذریعہ سے وہ ہدایات حاصل کرتا ہے۔

اس لئے یہ عاجز اس مسئلہ کو پہلے شرعی عدالت میں اور پھر سپریم کورٹ میں لے گیا کہ ہر قادیانی مرتد ہے کیونکہ وہ ایک سازش کا پیروکار ہے۔ اگر قادیانیوں کو مرتد کی سزا نہیں دی جا سکتی تو کم از کم ہر قادیانی کو چور اور ڈاکو قرار دیا جائے کیونکہ وہ ہمارے اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ قادیانی، مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صحیح مسلمان صرف قادیانی ہیں۔ اب ہندو یا عیسائی جو ہیں ان کا تو مذہب ہے لیکن قادیانی جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ہم کیسے تسلیم کریں کہ وہ مسلمان ہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم خود کافر بن جاتے ہیں۔

قادیانیوں کی ہر عبادت گاہ یا ربوہ میں یا جہاں بھی وہ کوئی اجتماع کریں تو وہ اسلام پر ڈاکہ کے زمرہ میں آتا ہے۔ ان کی ہر عبادت گاہ یا ربوہ، سورۃ التوبہ میں بیان شدہ ’’مسجد ضرار‘‘ کی طرح ہیں۔ جس طرح ہمارے آقا ﷺ نے اس کو تباہ کر دیا تھا اسی طرح قادیانیوں کے اجتماع والے ہر مقام کو تباہ و برباد کر دیا جائے۔ جس طرح کھلے طور پر چور اور ڈاکوؤں کو اجتماع کی اجازت نہیں اسی طرح قادیانیوں کو کسی جگہ کھلے طور پر اجتماع نہ

کرنے دیا جائے کیونکہ وہ اسلام پر حملہ آور ہوتے ہیں یا حملوں کی تجویز بناتے ہیں۔ یاد رہے کہ جس طرح چوروں اور ڈاکوؤں کے لیے بنیادی حقوق اور حفاظت کا اصول لاگو نہیں ہوتا یہی چیز ایمان کے چور اور ڈاکو قادیانیوں کے لیے بھی ہے۔

سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ کچھ چھپے ہوئے قادیانی مسلمان بن کر ہمارے اندر داخل ہو چکے ہیں۔ ربوہ (چناب نگر) کے نزدیک ضلع جھنگ اور ملتان سے شیعہ' سنی فساد کی جو بنیاد باندھی گئی ہے ہمارے اندر یہی چھپے قادیانی' شیعہ یا سنی کے روپ دھارے ہوئے ہیں اور تمام فسادات یہی لوگ کرواتے ہیں۔ جس طرح چوروں اور ڈاکوؤں کے کارکن معاشرے کے اندر گھسے ہوئے ہیں اسی طرح قادیانی ہمارے اندر گھس گئے ہیں۔

اب اس کا حل یہ ہے کہ تمام قادیانیوں کے معاشرتی بائیکاٹ کے احکام جاری کیے جائیں۔ ہر قادیانی گھر اور [illegible]ی کی پہچان کے لیے نشانات مقرر کیے جائیں اور جس طرح دس نمبر بدمعاش کا تھانے میں ریکارڈ ہوتا ہے اسی طرح ہر قادیانی کا متعلقہ تھانے میں ریکارڈ ہو۔

اس طرح چھپے قادیانی اعلان شدہ قادیانیوں کو نہ مل سکیں گے۔ جو آدمی قادیانیوں کے ساتھ تعلق رکھے اس کو بھی قادیانی قرار دیا جائے۔ اس طرح آپ اس اسلام دشمن فتنہ کا قلع قمع کر سکیں گے۔

قارئین ! اس عاجز نے اس فتنہ کا بڑا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ مجھے بڑے بڑے اعلانیہ قادیانیوں اور بڑے بڑے چھپے قادیانیوں کو بہت نزدیک سے دیکھنے کے مواقع ملے۔ یہ ایک ٹریڈ یونین بھی ہے اور بڑا منظم ادارہ بھی۔ ان کے ہر آدمی کو باقاعدہ ہدایات ملتی ہیں اور ہر آدمی کو کچھ کام سونپے جاتے ہیں۔ ان میں جو غریب لوگ ہیں انہیں مالی مدد ملتی ہے۔ دراصل ان میں کوئی غریب ہوتا ہی نہیں۔

ہر قادیانی کی باقاعدہ کیریئر پلاننگ کی جاتی ہے۔ اس کے ذہنی معیار کے مطابق اگر ماں' باپ اس کو تعلیم نہ دلا سکیں تو قادیانی تنظیم اس کی مدد کرتی ہے۔ یہ لوگ پاکستان کے ہرگز وفادار نہیں۔ تمام قادیانی اس حکم کی تابعداری کرتے ہیں جو اُن کا حاضر امام ان کو دیتا ہے۔ یوں اس خبیث پودے کی باقاعدہ آبیاری ہو رہی ہے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ وہ ان مردودوں کے قلع قمع کے لیے اپنی کوششوں کو نیا رنگ دیں اور قادیانیوں کے معاشرہ کے "ناسور" ہونے کے پہلو سے پوری قوم کو آگاہ کریں۔ اسلام زندہ باد۔

